ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

شبِ معراج جنت میں رحمتِ الٰہی کے مشاہدات

(Urdu)



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کاثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیوں کے سالار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجات پوری فرمائے گا۔ اُن میں سے تیس (30) دُنیا کی ہیں اور ستّر (70) آخِرت کی۔“ (کنز العمال،کتاب الاذکار،باب فی الصلاۃ علیہ، جزء: ۱، ۱/ ۲۵۵،حدیث: ۲۲۲۹)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

(ذوقِ نعت، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جامِعُ الْمُعْجِزات بنا کر بھیجا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے شُمار مُعْجِزات میں سے ایک عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزَہ ''معراج'' بھی ہے۔ شَبِ معراج سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب جنّت کی سیر کروائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی کثیر نعمتوں کا مُشاہَدہ فرمایا، آج ہم انہی انعاماتِ الٰہی کے بارے میں سُن کر ان انعامات تک لے جانے والے اعمال کی نِیَّت بھی کریں گے۔ چُنانچہ،

تین نہریں

مِعراج کی رات تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَہلِ جنَّت پر رحمتِ الٰہی کے جو نظّارے مُلاحظہ فرمائے، ان میں سے یہ بھی تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کے دروازے کے پاس کُرسی پر بیٹھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور اس کے پاس کچھ سفید چہروں والے اور کچھ سیاہ چہروں والے لوگ تھے۔ پھر وہ لوگ جن کی رنگت میں سِیاہی تھی ایک نہر پر آئے اور اس میں غُسل کیا تو ان کے رنگ صاف ہوگئے۔ اس کے بعد وہ ایک اور نہر پر آئے اور اس میں غسل کیا تو ان کے رنگ مزید صاف ہوگئے اس کے بعد اُنہوں نے تیسری نہر میں غسل کیا تو ان کے رنگ ان کے باقی ساتھیوں کی طرح بالکل سفید ہوگئے لہٰذا وہ اپنے انہی ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں جن کے چہرے سَفَید ہیں اور وہ کون ہیں جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی پھر وہ نہر میں غُسل کرکے نکلے تو ان کے رنگ صاف ہوگئے؟ عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہ (جنّت کے دروازے کے قریب کُرسی پر

بیٹھے ہوئے) شخص آپ کے والد حضرتِ ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں یہ زمین پر پہلے شخص ہیں جنہوں نے کنگھی کی۔ اور یہ سَفَید چہروں والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی اور وہ جن کی رنگت میں کچھ خرابی تھی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ ساتھ کچھ بُرے عمل کئے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔ اور (جن نہروں میں انہوں نے غُسل کیا اُن میں سے) پہلی نہر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور دوسری اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی اور تیسری نہر شرابِ طہور کی ہے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو سیراب کیا۔

(دلائل النبوة، باب الدليل على ان النبى عرج به، ۲/۴۰۱)

بچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دُولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نُور کے تھے
وہ بُرجِ بطحا کا ماہ پارا بِہِشْت کی سیر کو سِدھارا
چمک پہ تھا خُلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۱،۲۳۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

سچی توبہ بہت بڑی نعمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ وہ لوگ جن کے چہروں کی رنگت سیاہ ہوچکی تھی، رحمتِ الٰہی کی نہر میں غوطہ لگانے سے ان کے چہروں کی سیاہی دُھل گئی پھر جب نِعمتِ الٰہی کی نَہر میں غوطہ زَن ہوئے تو ان کی رنگت مزید نِکھر گئی اور جب شَرابِ طَہُور کی نَہر سے پیا تو اُن کے چہرے بالکل سَفَید ہوگئے۔ یاد رہے کہ اُنہیں گُناہوں کی سیاہی سے نَجات اس وجہ سے ملی کہ اُنہوں نے (دُنیا میں) رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کی تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی توبہ کو قبول فرما کر

ان کے چہروں کو مُنور فرمادیا۔ واقعی سچی توبہ نہ صرف انسان کے گُناہوں کی کالک کو دھوڈالتی ہے بلکہ بندے کو فَلاح وکامیابی سے ہمکَنار کرتی ہے۔ اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اوراللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو!سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ۱۸، النور: ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت وسیع ہے کہ گنہگار کو ہر وَقت اپنے کرم کے سائے میں لینے کو تیار ہے، بندہ چاہے کتنا ہی گُناہ گار کیوں نہ ہواُسے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے سچی توبہ وہ عظیم نعمت ہے کہ کُفْراور شِرک جیسے بڑے گُناہوں کو بھی دھوڈالتی ہے۔ ہمیں ہر گز ہر گز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ خُدائے بُزرگ وبَرتر کے رحم وکرم کی کوئی اِنتہا نہیں۔ وہ اپنے بندوں کے زمین وآسمان کے برابر گُناہ بھی اپنی رَحمت سے مُعاف فرمادیتا ہے۔ چُنانچہ اِرْشاد فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ (پ۲۵، الشوریٰ: ۲۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے در گزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ہر وَقْت چھما چھم برس رہی ہے لہٰذا بندوں کو بھی چاہیے کہ اگر بتَقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَرزَد ہوجائے توفوراً نادِم ہوکر اس کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیں کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی شرمندَگی توبہ ہے۔ (المستدرک، حدیث۷۶۸۷، ج۵، ص۳۴۶) اور یہ حقیقت ہے کہ بعض اوقات گُناہوں پر ندامت وہ کام کرجاتی ہے جو بڑی سے بڑی عبادت بھی نہیں کرتی، توبہ کرنے والا گُناہوں سے مکمل پاک وصاف

ہو جاتا ہے چُنانچہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اُس نے گُناہ کیا ہی نہیں۔'' (ابنِ ماجہ، حدیث ۴۲۵۰، ج۴، ص۴۹۱) یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت وسیع تر ہے کہ اگر کوئی شخص سچی توبہ کرلے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جائے تو گُناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے گُناہ کیا ہی نہ تھا اور نیک اعمال کرنے والے خوش نصیبوں کی تو جنّت بھی مُنْتَظِر رہتی ہے، چنانچہ

جنّت کی آواز

شَبِ مِعراج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گُزر ایک ایسی وادی سے ہوا جہاں ٹھنڈی، پاکیزہ اور خُوشبودار ہوائیں چَل رہی تھیں اور آپ نے ایک آواز بھی سُنی۔ فرمایا: اے جبریل یہ ٹھنڈی، پاکیزہ اور خُوشبُودار ہوا کیا ہے؟ اور یہ آواز کیسی ہے؟ عرض کی: یہ جنّت کی آواز ہے جو کہہ رہی ہے: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ مجھ میں رہنے والے لوگوں کو میرے پاس بھیج دے اور اُن کو جن کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے بے شک میرے اندر خُوشگوار خُوشبوئیں، ریشم کے عُمدہ کپڑے اور بے مثال چیزیں، موتی، مُونگے، سونا، چاندی اور آفتابے (یعنی ڈھکن والے برتن)، پھل، شہد، (پاکیزہ) شراب اور دُودھ بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا اُن کو میرے اندر بھیج جن کا تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس سے فرمایا: ہر مُسلمان مؤمن مرد وعورت اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے، نیک عمل کرے نیز کسی کو میرا شریک اور برابر نہ ٹھہرائے وہ تیرے لئے ہے۔ اور جو مجھ سے ڈرے میں اُسے اَمن دوں گا، جو مجھ سے سُوال کرے میں اسے عَطا کروں گا، جو مجھے قرض دے (صدقاتِ واجبہ و نافلہ ادا کرے) میں اُسے جَزا دوں گا، جو مجھ پر تَوَکُّل کرے میں اسے کفایت کروں گا اور میں اللہ ہوں میرے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں، میں وعدہ خلافی نہیں کرتا بے شک ایمان لانے والے کامیاب ہوئے۔ (اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک کلام میں سے سورۂ مُؤْمِنُوْن میں کامیاب مؤمنین کی صفات

بیان فرمائیں) تو جنّت بولی: ”میں راضی ہوں۔“ (دلائل النبوۃ، باب الدلیل علی ان النبی عرج بہ، ۲/۳۹۹)

بزمِ ثنائے زُلف میں میری عروسِ فِکر کو
ساری بَہارِ ہَشْت خُلد چھوٹا سا عِطْر دان ہے
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طُرفہ دُھوم دَھام
کان جِدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جنّت نے اپنے اندر پائے جانے والی کتنی دِلکش اور عُمدہ نعمتیں ذِکر کیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ بھی عرض کی کہ ان نعمتوں سے لُطف اندوز ہونے والے خوش نصیبوں کو میرے اندر بھیج دے۔ اس پر خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے جنّت کو اس کے مکینوں یعنی اہلِ ایمان مَردوں اور عورتوں کے بارے میں بتانے کے بعد کامیاب مؤمنین کی صفات بھی بیان فرمائیں۔ آیئے وہ صفات سُنتے ہیں۔ چنانچہ،

فردوس کی میراث پانے والے لوگ

پارہ 18 سورۃ مُؤْمِنُوْن آیت نمبر 1 تا 11 میں جنّت کی میراث پانے والے خوش نصیبوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى ہیں، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان
مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ پر کوئی ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی
هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد
رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ کی رعایت کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے
یُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ
یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ خُشُوع و خُضُوع سے نمازیں پڑھنا، مَذاق مسخری، بیہودہ گفتگو، کھیل کُود اور ہر طرح کے فضول کاموں سے بچنا، شرم گاہوں کی حِفاظَت کرنا، حُدُودُ اللہ کی خلاف ورزی سے بچنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے بندوں کی اَمانتوں کی رِعایت کرنا اور ان سے کیے گئے عہدوں کو پورا کرنا یہ سب اَوصاف جَنَّتُ الْفِرْدَوس کا حق دار بنا سکتے ہیں، ہمیں بھی یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہم بھی جنت الفردوس کے وارث بن سکیں۔ یاد رہے کہ فردوس سب سے اعلیٰ جَنَّت ہے اور اس کا سوال کرنے کی حدیثِ پاک میں ترغیب دی گئی ہے، حَضْرتِ مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جَنَّت میں سو (100) درجے ہیں، دو (2) درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ فردوس سب سے اعلیٰ اور درمیانی جنت ہے اور اس سے اوپر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا عرش ہے اور اس سے جَنَّت کی نہریں نکلتی ہیں۔ جب تم اللہ تَعَالٰی سے سُوال کرو تو جَنَّتُ الفِردوس کا سوال کرو۔ [1] لہٰذا ہر مُسلمان کو چاہیے کہ وہ جب اللہ تَعَالٰی سے جنت کی دعا مانگے تو جَنَّتُ الفِردوس کی ہی دعا مانگے۔ اگر اللہ تَعَالٰی نے اپنے فضل و کرم سے یہ دُعا

[1] ... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة درجات الجنة، ۴/۲۳۸، الحدیث: ۲۵۳۸

قَبول فرمالی تو آخرت میں ملنے والی یہ سب سے عظیم نعمت ہوگی۔[1]

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں فردوس کی میراث پانے والوں اور اس کی عظیمُ الشّان نعمتوں سے لُطف اندوز ہونے والوں میں سے بنادے اور جہنَّم کی طرف لے جانے والے تمام اَسباب سے ہماری حِفاظَت فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاخُدا! میری مغفرت فرما! باغِ فِردَوس مَرحَمت فرما!
مُصطفٰے کا وسیلہ توبہ پر تُو عِنایت مُداوَمت فرما!
مَوت ایماں پہ دے مدینے میں اور مَحمود عاقبت فرما!
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں داخلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں کو جنَّت میں جو اعلیٰ نعمتیں عطافرمائی ہیں معراج کی رات سَرورِ کائنات فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ تمام اِنعامات دکھادیئے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اس کے سنگریزے موتیوں کے اور اس کی مِٹّی مُشک کی تھی،[2] پھر چار(4) نہریں دیکھیں ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں) اور چوتھی پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد کی۔ جنَّت کے انار جَسامَت میں ڈولوں کی طرح اور پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

[1] ... صراط الجنان، پ۱۸، المومنون: تحت الآیہ ۱۱، ۶/۵۰۸

(2)... صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ۲/۴۱۷، الحدیث: ۳۳۴۲

اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعَامات تیار کر رکھے ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اس کا خَیال گزرا۔ (1)

جنت کا انوکھا پھل!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنّت کی ان نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم دیگر فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ مالکِ کوثر و جنّت، محبوبِ ربُّ العزت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ طیِّبہ پر دُرُودِ پاک پڑھنے کی بھی عادت بنائیں اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے جس کا پَھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشْبُو دار ہے۔ اس دَرخت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زَبَرجد کے ہیں۔ لَا یَاْکُلُ مِنْھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ اس دَرخت کا پَھل صِرف وہی کھا سکے گا جو محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی للسیوطی،۲/۴۸)

دُرُودِ پاک ایسی پیاری عبادت ہے کہ بروزِ محشر سخت گرمی کے عالَم میں محبوبِ رَبِّ اکبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُرُودِ پاک کی کثرت کرنے والے خُوش نصیبوں کو حوضِ کوثر پر پہچان لیں گے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: حوضِ کوثر پر کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں کثرتِ دُرُود کے سبب پہچان لوں گا۔"

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، ص۲۶۴)

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — اَمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مُہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیّدِ بے سایہ کے ظِلّ لِوا کا ساتھ ہو

---

(1)...دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب المبعث، باب الدلیل...بالافق الاعلیٰ، ۲/۳۹۴ ملتقطاً

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن　　　　دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر بکثرت درود پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے۔ یاد رہے! درودِ پاک اگرچہ بظاہر مختصر سا عمل ہے کہ بندہ بہت ہی کم وَقْت میں زیادہ تعداد میں دُرُودِ پاک پڑھ سکتا ہے مگر اس کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان بھی دیکھئے کہ وہ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ اس مختصر عمل پر بھی ثواب کا ڈھیروں خزانہ عطا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک دن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حال میں تشریف لائے کہ خُوشی کے آثار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرے سے عَیاں تھے، ارشاد فرمایا: "جبرائیل میرے پاس حاضر ہو کر عرض گُزار ہوئے، آپ کا رَبّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجے تو میں اس پر دس (10) بار رَحمت بھیجوں" اور اگر وہ آپ پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس (10) بار سلام بھیجوں۔" (مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلہا، ۱/۱۸۹، حدیث: ۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خُوش بخت ہے وہ شخص جو حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں دُرُودِ پاک پڑھ کر خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دس (10) رَحمتوں کا حقدار بنا لیتا ہے ہم میں سے ہر ایک کی یہی دلی تَمنّا ہو گی کہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رَحمت حاصل ہو جائے۔ جب ایک بار دُرُودِ پاک پڑھنے والے کو یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ اس پر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی سلامتی اور دس (10) رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے تو اس بندۂ مؤمن کی خُوش نصیبی اور اس پر رحمتِ الٰہی کی بارشوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جو روزانہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہو گا۔

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے　　　　ہر وقت کاش! لب پہ درود و سلام ہو

یوں مجھ کو موت آئے تمہارے دیار میں چوکھٹ پہ سر ہو لب پہ درود و سلام ہو
ہو جائیں ختم کاش! گناہوں کی عادتیں ایسا کرم اے سیّدِ خیر الانام ہو
آقا! غم مدینہ میں رونا نصیب ہو ذکرِ مدینہ لب پہ مرے صبح و شام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے دروازے پر لکھی تحریر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان جایئے کہ وہ رحمٰن ورحیم رَبّ عَزَّوَجَلَّ مختصر سے اعمال پر بھی اپنے بندوں کو ایسا نوازتا ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ معراج کی رات پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت میں اپنے اُمّتیوں کیلئے رحمتِ الٰہی کے جو مُشاہدات فرمائے ان کا مزید تذکرہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ **صدقے کا ثواب دس (10) گُنا اور قرض کا اٹھارہ (18) گُنا ہے۔** میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافْت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا دَرَجہ صَدَقے سے بڑھ گیا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سُوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجَت کی بِنا پر ہی قرض لیتا ہے۔[1]

تکالیفِ قیامت سے نجات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو قرض کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ کی رِضا اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں سے حَسْبِ اِسْتِطاعت اپنے بھائی کو قرض دے دینا چاہیے، ہمارا پیارا دینِ اِسْلام ہمیں مُسلمانوں کی خیر خواہی اور ایک دوسرے سے ہمدردی کا پیغام دیتا ہے اور اس بات کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی پریشانی و مصیبت کا شکار

(1)...سنن ابن ماجة، کتاب الصدقات، باب القرض، ۳/۱۵۴، الحدیث: ۲۴۳۱.

ہو جائے تو دوسرے پر اَخلاقی طور پر لازم ہے کہ اُس سے مُنہ موڑنے کے بجائے اُس کی مدد کرے۔ لیکن فی زمانہ مسلمانوں میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کی سوچ بالکل ختم ہوتی جا رہی ہے، مال و دولت سے ایسی مَحَبَّت ہو گئی ہے کہ ایک دوسرے سے تَعاوُن کا جَذبہ ہی دَم توڑ تا جا رہا ہے۔ اے کاش! ہم حقیقی معنوں میں اِسْلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائیں اور ہر مُسلمان بھائی کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھ کر دُور کرنے کی کوشش کریں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے دنیا کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور کر دے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دُور فرمائے گا، جو کسی تنگ دَسْت پر دُنیا میں آسانی کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اُس پر آسانی فرمائے گا، جو دُنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دُنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔[1]

مقروض پر نرمی سے بخشش ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنا، اس کی مُصیبت و پریشانی میں مدد کرنا اور مَقروض سے قرض وُصول کرنے میں نرمی سے کام لینا یا مزید مہلت دینا بھی بہت اچھی صفات ہیں، بعض اوقات انہی کاموں سے خوش ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گنہگار بندوں کو بخشش و مغفرت کا پروانہ جاری فرما دیتا ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا، ہاں البتّہ! وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا کہ مَقْرُوض خوشحال ہو تو اُس سے قرض لے لینا اور اگر تنگدست ہو تو

(1)...سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی الستر ة...الخ، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۱۹۳۷

مَت لینا(بلکہ دَرگُزر کرنا اور مزید مہلت دے دینا)۔اے کاش!ہمارا رَبّ عَزَّوَجَلَّ بھی ہم سے دَرگُزر فرمائے۔" چُنانچہ جب اُس نے جہانِ فانی سے کُوچ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے دریافت فرمایا:"کیا تُو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی؟"اس نے عرض کی:"نہیں،ہاں البتّہ!میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے خادِم کو قرض کی وُصُولی کے لئے بھیجتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ خُوشحال سے تو لے لینا مگر تنگ دَسْت سے مت لینا بلکہ دَرگُزر کرنا،ہو سکتا ہے کہ (اسی کے سبب) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے بھی دَرگُزر فرمائے۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:"(جاؤ!)میں نے تمہیں بخش دیا۔"(مسند امام احمد،مسند ابی ہریرہ، ۲۸۵/۳، حدیث:۸۷۳۸)

گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص110)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ!اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پہ قُربان جایئے کہ جو بندہ اِس کی رَحْمت پر نظر رکھے اور اُس کے ساتھ اپنا حُسنِ ظَن قائم کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے اُس کو کبھی بھی محرومی نہیں ہوتی ،حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ گرامی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے اَنَاعِنْدَظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔ یعنی میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھے میں اس کے ساتھ ویسا ہی ہوں۔(بخاری،ج۴،ص۵۴۱،حدیث:۷۴۰۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھنے اور اس سے بخشش و مغفرت کی اُمید رکھنے سے مُتَعَلِّق ایک اور زبردست حکایت سُنئے اور رحمتِ الٰہی پر خوب جھومئے۔

کریم سے کرم کی اُمید!

مروی ہے کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی:"یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم! مخلوق کا حساب کون لے گا؟" اِرشاد فرمایا: "اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔" اس نے عَرض کی: "کیا وہ خود لے گا؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "ہاں۔" تو وہ اعرابی مسکرا دیئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو اُنہوں نے عرض کی: **اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا قَدَرَ عَفَا وَاِذَا حَاسَبَ سَامَحَ** "کریم جب کسی پر قدرت پاتا ہے تو معاف کر دیتا ہے، جب حساب لیتا ہے تو درگزر فرماتا ہے۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اعرابی نے سچ کہا، جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑا کریم کوئی نہیں، وہ سب کریموں سے بڑھ کر کریم ہے۔ (شعب الایمان، ج۱، ص۲۴۶، الحدیث ۲۶۲، احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان دواء الرجاء۔۔۔۔۔الخ، ج۴، ص۱۸۴)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی		نام رحمٰن ہے ترا یارَبّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں		نام ستار ہے ترا یارَبّ
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل		نام غفار ہے ترا یارَبّ (ذوق نعت، ص۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی رحمتِ الٰہی کے طفیل جنّت کی ان اَبَدی نعمتوں سے لُطف اندوز ہونا چاہتے ہیں جن کا مُشاہدہ معراج کی رات پیارے آقا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تو اس کے لئے ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے فرائض واجبات کی بَروقت ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنَن و مُستحبات کی بھی عادت بنانی ہوگی۔ اس کا بہترین حل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات گُناہوں کے مَرض سے شِفا دِلانے اور نیک بنانے کا مدنی نُسخہ ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مدنی انعامات سے پیار ہے۔ اگر ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر صدقِ دل سے مدنی انعامات کو قبول کرکے اِن پر عمل شروع کر دیں تو جیتے جی بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ مدنی انعامات پر عمل ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہے۔ مدنی انعامات پر عمل چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے لٰہذا شیطان بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا۔ اگر مدنی انعامات پر عمل میں اوّلاً دُشواری محسوس ہو اور دِل نہ لگے تو ہمت نہ ہاریں، بلکہ زیادہ کوشش کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں۔ مدنی انعامات کی برکت سے ہم خُود اِحْتِسابی (فکرِ مدینہ) کرکے اپنے اَسلاف کی یاد تازہ کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود کو دُرّہ مار کر پوچھتے بتا تُو نے آج کیا عمل کیا؟ اِسی طرح اور بُزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن بھی حَسبِ حال اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے اور بُلندیِ درجات کا اِہْتمام فرماتے۔ ہمیں بھی مکتبۃُ المدینہ سے مدنی انعامات کا رسالہ ہدیۃً حاصل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کرنی چاہئے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو رِسالہ جمع کروانے کا معمول بنالینا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حیرت انگیز طور پر مدنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا۔ آیئے! مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بدنگاہی سے چھٹکارا مل گیا

اوکاڑہ (پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے منسلک ہونے سے قبل گُناہوں کے صحرا میں بھٹک رہا تھا۔ والدین کی نافرمانی کے علاوہ

ایسے قبیح گُناہوں کا اِرْتِکاب بھی میرا معمول بن چکا تھا جو ایک غیرت مند مسلمان کو زَیب نہیں دیتے۔ بد نگاہی کے اولین و آسان ذرائع یعنی فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سُننے کو بے حد پسند کرتا تھا، روز و شب اسی طرح گُناہوں میں بسر ہو رہے تھے کہ میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہوا اور مجھے اس بُرے ماحول سے چھٹکارا کچھ یوں نصیب ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مجھے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول کی سُنّتوں بھری فضا مل گئی۔ ایک عاشقِ رسول جو اگرچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تو نہ تھے مگر وہ دعوتِ اسلامی کے اس عظیم مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**، کے جذبے سے سرشار دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے، اُنہوں نے ایک دن انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے ایک ضخیم کتاب بنام فیضانِ سنّت مُطالعہ کے لیے دی، پڑھی تو بہت اچھی لگی، ایسی پُر تاثیر تحریر پہلی مرتبہ پڑھی تو اس نے میرا اندازِ حیات ہی بدل دیا اور میں اپنے سابقہ گناہوں کی مغفرت اور اپنی اصلاح کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ مدرسۃُ المدینہ بالغان میں دُرُست مخارج سے قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور مدنی انعامات پر عمل کو اپنا معمول بنالیا جس کی برکت سے نہ صرف آنکھوں کے قفلِ مدینہ کی دولت نصیب ہوئی بلکہ بد نگاہی کے گناہوں بھرے مرض سے بھی جان چھوٹ گئی اور میں والدین کی بھی اطاعت کرنے لگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بلند و بالا محلّات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم شبِ معراج آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جنتی مُشاہدات کا تذکرہ سن رہے ہیں، مروی ہے کہ مِعراج کی رات جنّت میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چند بلند

وبالا محلّات مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عَفو ودرگزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غصہ پینے والوں کو جنت میں کیسے عالی شان محلات کی خوشخبری سنائی ہے۔ غُصَّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِخْتیاری صِفَت ہے اور یہی اکثر دَنگا فَساد، دو(2) بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلَاق، آپس میں نَفْرت اور قَتْل وغارَت گری کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ جب کسی کے سامنے اس کے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کبھی کوئی ایسا مُعاملہ پیش آجائے جو طبیعت پر ناگوار گُزرے تو ایسے مواقع پر عموماً غُصّہ آہی جاتا ہے، لیکن ہمیں ایسے موقع پر صَبْر سے کام لیتے ہوئے غُصّے کو کنٹرول کرنا چاہیے کیونکہ غصے کے وقت عفو و درگزر سے کام لینا اور غصہ پی جانا مُتّقی لوگوں کی صفت ہے۔ تفسیرِ نعیمی میں متقی لوگوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ سَخْت غُصّہ کی حالت میں آپے سے باہر نہیں ہوجاتے بلکہ نَفْسانی غُصّہ پی جاتے ہیں اور باوُجود قُدرت کے غُصّہ جاری (نافِذ) نہیں کرتے اور اپنے ماتَحتوں کی خَطاؤں یا دوسروں کی اِیذاؤں یا مُجرموں کے جُرموں کو بخش دیتے ہیں کہ باوُجود قادِر ہونے کے اپنے نَفْس کا بدلہ نہیں لیتے، اللہ تَعَالٰی ایسے نیک کاروں کو جو مخلوق کے لیے مُضِر (نُقصان دہ) نہ ہوں بلکہ مُفید ہوں، بہت ہی پسند فرماتا ہے کہ ان پر اس احسان کے بدلے اِحْسان فرمائے گا اور انہیں اِنْعام دے گا، یہ لوگ اپنی حیثیّت کے لائق نیکیاں کر لیں، رَبّ تَعالیٰ اپنی شان کے لائق انہیں اِنْعام دے گا۔ (تفسیرِ نعیمی، جلد ۴، صفحہ ۱۸۷)

یاد رکھئے! کسی سے غلطی ہونے کے بعد بدلے کی قُدرت رکھنے کے باوُجود اسے مُعاف کر دینا ایسی بہترین عادت ہے کہ اگر ہم اسے اپنالیں تو ہمارا مُعاشَرہ اَمَن وسُکون کا گہوارا بن سکتا ہے اور اس طرح

(1)...مسند الفردوس، باب الراء، ۱/۴۰۵، الحدیث: ۳۰۱۱.

فتنے فَساد کے ناپاک جراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ آیئے غصہ پینے کی فضیلت پر تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے!

(1) جس کو غُصّہ آیا، پھر بُرد بار (برداشت کرنے والا) ہو گیا، تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبّت کا حقدار ہو گیا۔

(الکامل فی الضعفاء الرجال، مطرف الیساري ابو مصعب، ج۸، ص ۱۱۲) (جھنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۲۲۴)

(2) جو بدلہ لینے پر قادِر ہونے کے باوُجود، غُصّہ پی لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کے سامنے بُلائے گا تاکہ اس کو اختیار دے کہ جنّت کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحلم، رقم ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲ بتغیر قلیل) (جنت میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۵۵۸)

(3) تم میں سب سے زِیادہ بہادُر وہ ہے جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابو پالے اور سب سے زیادہ بُردبار (برداشت کرنے والا) وہ ہے، جو طاقت کے باوُجود مُعاف کر دے۔" (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۷۶۹۴، ج۳، ص۲۰۷)

حُسْنِ اَخْلَاق اور نَرمی دو دُور ہو خُوئے اِشْتِعَال آقا

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے

معراج کی رات پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رحمتِ الٰہی کے مشاہدات میں سے یہ بھی دیکھا کہ جنّت میں موتیوں سے بنے ہوئے گُنبد نُما خَیمے ہیں جن کی مِٹّی مُشک تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: "لِمَنْ ھٰذَا یَا جِبْرِیْل یعنی اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟" عرض کیا: اے مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!) یہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُمَّت کے اَئِمّہ اور مُؤَذِّنین کے لئے ہیں۔[1]

نور میں چُھپا ہوا آدمی

اس سُہانی رات پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نُور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کون ہے، کیا کوئی فِرِشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذِکْرِ اِلٰہی سے تَر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدَین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزّتی کئے جانے کا سبب نہیں بنا۔[2]

آسمانوں پر گئے اور خُلد کی بھی سَیر کی
شاہ کا یہ مرتبہ، اھلاً وّسھلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۴۸)

سُبْحٰنَ اللہ . سُبْحٰنَ اللہ! اس رِوَایَت سے پتا چلتا ہے کہ مَسَاجِد سے مَحَبَّت کرنا، والِدَین کی عزت والے کام کرنا اور ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنا یہ تینوں ایسے کام ہیں جو اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کو بہت ہی محبوب ہیں۔ ہمیں بھی یہ تمام کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے خاص کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتے رہنا اپنی عادت بنا لینی چاہیے، کیونکہ یہی ہمارا مقصدِ حیات بھی ہے اور اُخروی کامیابیاں حاصل کرنے کا سبب بھی، حَضْرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ بن مرحوم عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک لونڈی نے مجھے حَضْرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی عِبادَت و رِیاضَت کے بارے میں بتایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ساری ساری رات عِبادت و ریاضت میں مشغول رہتی تھیں اور اپنی زبان ذِکْرِ خدا سے تَر رکھتیں، آپ نے اپنی

---

(1)... المسند للشاشی، مسند عبادۃ بن الصامت، ۳/۳۲۱، الحدیث: ۱۴۲۸.

(2)... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیا، ۲/۴۱۵، الحدیث: ۹۵.

تمام زندگی اسی طرح بسر فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی وَفات کے تقریباً ایک سال بعد میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو خواب میں دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا جنّت کے اَعْلٰی دَرجوں میں ہیں اورآپ نے سبز ریشم کا بہترین لباس زَیْبِ بدن کیا ہوا ہے اور سبز ریشم کا دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی ایسا خُوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا آپ نے پہنا ہوا تھا۔ پھر میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پُوچھا: "اے رابعہ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے اُس جُبّے کا کیا ہوا جس میں ہم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو کفن دیا تھا؟" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ لباس مجھ سے لے لیا گیا اور اس کی جگہ یہ بہترین لباس مجھے عَطا کیا گیا ہے جسے تم دیکھ رہی ہو اور میرے اُس جُبّے کو لپیٹ کر اس پر مُہر لگا دی گئی اور اسے مَقامِ عِلِّیّین میں رکھ دیا گیا ہے تاکہ قِیامت کے دن اس کے بَدلے مجھے ثواب عطا کیا جائے۔" میں نے پوچھا: "آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو اور کیا کیا نعمتیں عطا کی گئیں؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرمانے لگیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، وہ بیان سے باہر ہیں۔ تم نے تو ابھی ان نعمتوں کی ایک جھلک ہی دیکھی ہے، اس کے علاوہ نہ جانے کیا کیا نعمتیں اُس نے اپنے اَولیاء کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔ پھر میں نے عرض کی: "مجھے کسی ایسے عمل کے مُتَعَلِّق بتا دیجئے جس کے ذریعے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب اوراس کی رِضا نصیب ہو جائے۔" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: "کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرو، ہر وَقْت اپنے اوپر ذِکْرُ اللہ کو لازِم کرلو۔ اگر ایسا کرو گی تو کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جائے کہ تم قابلِ رَشک ہو جاؤ۔" (عیون الحکایات، ۱۶۸/۱، ملتقطاً)

گدا بھی مُنتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دن خَیْر سے لائے سَخی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑا دھوکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بے حد و بے حساب ہے اس سے اپنی مغفرت اور بخشش کی اُمید باندھنی چاہیے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ اگر اِیمان کے بُنیادی تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے، فرائض و واجبات کو ترک کیا جائے، اپنے دل کو بُرے خیالات میں مُلوّث رکھا جائے، دُنیاوی لذّات کی طلب میں منہمک رہا جائے ایسے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظریں جماتے ہوئے مغفرت کا منتظر بھی رہا جائے یقیناً سراسر حماقت اور بے وقوفی ہی ہے۔

رسولِ اکرم شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **اَلْاَحْمَقُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ الْجَنَّۃَ**، یعنی بے وقوف وہ ہے جو اپنی نفسانی خواہش کی پَیْروی کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنَّت کی تمنا رکھے۔[1] حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک بڑے دھوکوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مغفرت کی اُمید رکھتے ہوئے بغیر کسی ندامت کے گُناہوں میں مشغول رہے اور عبادت کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی اُمید رکھے اور جہنم کا بیج بو کر جنَّت کی کھیتی کا منتظر رہے اور گُناہوں کے اِرتکاب کے باوُجُود اطاعت گزاروں کے گھر کا طالب رہے نیز بغیر عمل کے ثواب کا انتظار کرے اور زیادتی کے باوُجود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تمنا رکھے۔ پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے، جن کا ترجمہ یہ ہے کہ تم نجات کی اُمید تو رکھتے ہو مگر اس کے راستوں پر نہیں چلتے یقیناً کشتی خشکی پر نہیں چلا کرتی۔[2]

1...احیاء العلوم، باب الخوفِ والرجا، ۴/۱۷۵

2...احیاء العلوم، باب الخوفِ والرجا، ۴/۱۷۶

کام زِنداں کے کیے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس خوش فہمی میں مُبتلا ہونے کا نُقصان یہ ہوتا ہے کہ

(۱) انسان گناہوں پر دلیر ہوتا چلا جاتا ہے، ہر گُناہ کے اِرتکاب کے بعد شیطان کی جانب سے اسی طرح کی ہلاک کرنے والی باتیں قبول کرنے کی عادت، سابقہ گناہوں پر ندامت سے بے پرواہ اور آئندہ کے لیے دلیر وجرات مند بنا دیتی ہے۔

(۲) نصیحت بُری محسوس ہوتی ہے اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی کبھی تو عذابات پر مشتمل آیات و احادیث سے بیزاریت کا اظہار بھی کر دیا جاتا ہے۔

(۳) پھر چونکہ ایسے حضرات کو اپنے ان خیالات کے بارے میں لوگوں کی جانب سے مذمت کا خوف رہتا ہے، لہٰذا اس خوف سے دُوری کے لیے اپنے نفس کے مشورے کے تابع ہو کر دوسروں کو بھی دلائل سے قائل کیا جاتا ہے تاکہ اس جانب سے بھی اَمْن حاصل ہو جائے، اب اگر سامنے والا ان کے دَلائل قبول کرلے تو اسے بہت بڑی کامیابی قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن انہیں اتنا شعور نہیں کہ اس طرح دیگر مسلمانوں کو بھی اسی راہ پر گامزن کرنے میں شیطان کے لیے کس قدر آسانی کا سامان ہے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت پر اُمّید جمانے کے ساتھ ساتھ نیکیوں میں دل لگانے اور خُود کو گُناہوں سے بچانے کی کوشش بھی کیجئے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول گُناہوں سے بچانے، نیکیوں میں دل لگانے، رحمتِ الٰہی پر اُمید بندھانے اور عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا ہمیں بھی موقع غنیمت جانتے ہوئے اس مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہنا چاہئے۔

”شعبہ تعلیم“ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خدمت کے لیے کم و بیش 102 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ان شُعبہ جات میں سے ایک ”شُعبۂ تعلیم“ بھی ہے۔چونکہ طلبہ ملک و قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور مستقبل میں قوم کی باگ ڈور یہی سنبھالتے ہیں اس لیے اگر ان کی شریعت کے مُطابِق تربیت کر دی جائے تو سارا مُعاشَرہ خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کا گہوارہ بن سکتا ہے۔لہٰذا تمام گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز وغیرہ سے منسلک لوگوں میں قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کے لیے مجلس شعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا جس کا بُنیادی مقصد تعلیمی اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد **”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“** کے مُطابِق زندگی گزارنے کا مَدَنی ذہن دیناہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے شبِ معراج کو رحمتِ اِلٰہی کے جنّتی مُشاہدات کے مُتَعَلِّق سُنا، جن سے ہمیں معلوم ہوا

- جنت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین (3) نہریں بنائی ہیں جن میں سے ایک اس کی رحمت دوسری

نعمت اور تیسری نہر پاکیزہ شراب کی ہے، ان نہروں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ جنت کو سیر اب فرمائے گا۔

- گناہوں سے سچّی توبہ کرنے والوں پر رحمتِ اِلٰہی کا کیسا کرم ہوا کہ رحمتِ اِلٰہی کی نہر میں غوطہ لگانے سے ان کے چہروں کی سیاہی دُھل گئی پھر جب نِعمتِ الٰہی کی نَہر میں غوطہ زَن ہوئے تو ان کی رنگت مزید نِکھر گئی اور جب شَرَابِ طَہُور کی نَہر سے پیا تو اُن کے چہرے بالکل سَفَید ہوگئے۔ یاد رہے کہ اُنہیں گُناہوں کی سیاہی سے نَجات اس وجہ سے ملی کہ اُنہوں نے (دُنیا میں) رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کی تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی توبہ کو قبول فرما کر ان کے چہروں کو مُنور فرما دیا۔
- جنت میں سو(100) درجے ہیں، فردوس سب سے اعلی جنَّت ہے، حدیثِ پاک میں جنَّتُ الفردوس کے سوال کی ترغیب آئی ہے۔
- جنَّت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسے ایسے انعامات تیار کر رکھے ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال گُزرا۔
- دورانِ بیان ہم نے جنّت کی مِیراث پانے والے خوش نصیبوں کا تذکرہ سُنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔
- فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: حوضِ کوثر پر کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں کثرتِ دُرُود کے سبب پہچان لوں گا۔ لہٰذا ہمیں دُرُودِ پاک کی کثرت کرنی چاہیے۔
- جنَّت میں پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے موتیوں سے بنے گنبد نُما خیمے دیکھے، جن کی مٹی مُشک کی تھی جو اُمّتِ مُصطَفٰے کے ائمہ و مُؤذنین کے لیے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے پیارے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صدقے و طفیل وہ تمام اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہمیں جنَّت کے ہمیشہ رہنے والے باغات میں پہنچانے کے لیے مُعاون ثابت ہوں اور ان تمام کاموں سے بچنے کی بھی توفیق عطا فرمائے جو ہمیں جہنَّم کے اندھیرے گڑھے میں لے جانے کا سبب بنیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اَہم مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چِیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلاّ چِلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آج کل بے تکلفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سُنَّت نہیں ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے

گا۔ ❀ بات چیت کرتے وَقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدَن کا مَیل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے باربار ناک کو چُھونا یاناک یاکان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنت نہیں ❀ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جَب بات چِیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظَرف اور اُس کی نَفْسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وَقْت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویه، ج ۲۱، ص۱۲۷) اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُس شَخْص پر جنَّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، ج۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312صفحات) نیز 120صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں:

(1) شبِ جُمُعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص۱۲۵)

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(ابنِ عَساکِر،ج:۱۹، ص:۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵)

(رجب المرجب کے ہر ہفتہ وار اجتماع میں یہ دُعا پڑھائی جائے)

رَجَب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے! جب رَجب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ دُعا پڑھتے تھے: **اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان۔**

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ہمارے لیے رَجب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمَضان تک پہنچا۔(اَلمُعجَمُ الاَوسَط لِلطَّبَرانی ج3ص85حدیث3939)